فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیگرافک نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم: جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۱۷ محرم ۱۳۹۰ھ ۔ ۲۶ امان ۱۳۴۹ ہش ۔ ۲۶ مارچ ۱۹۷۰ء	نمبر ۶۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

ندامت اور توبہ گناہ کی آلودگی کو دھو ڈالتی ہے

یہی وہ حقیقی کفارہ ہے جو فطرتی گناہ کا علاج ہے

"اگرچہ خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ تخم توحید ہر ایک نفس میں موجود ہے لیکن ساتھ ہی اس کے یہ بھی کئی مقامات میں کھول کر بتلا دیا ہے کہ وہ تخم سب میں مساوی نہیں بلکہ بعض کی فطرتوں پر جذباتِ نفسانی اُن کے ایسے غالب آگئے ہیں کہ وہ نور کالمفقود ہو گیا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ قویٰ بہیمیہ یا غضبیہ کا فطرتی ہونا وحدانیتِ الٰہی کے فطرتی ہونے کو منافی نہیں ہے۔ خواہ کوئی کیسا ہی ہوا پرست اور نفسِ امّارہ کا مغلوب ہو پھر بھی کسی نہ کسی قدر نُورِ فطرتی اُس میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً جو شخص بوجہ غلبہ قویٰ شہویہ یا غضبیہ چوری کرتا ہے یا خون کرتا ہے یا حرامکاری میں مبتلا ہوتا ہے تو اگرچہ یہ فعل اس کی فطرت کا مقتضاء ہے لیکن بمقابلہ اس کے نور صلاحیت جو اس کی فطرت میں رکھا گیا ہے وہ اس کو اُسی وقت جب اُس سے کوئی حرکتِ بے جا صادر ہو جائے ملزم کرتا ہے جس کی طرف اللہ تعالےٰ نے اشارہ فرمایا ہے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا الجزو نمبر ۳۰۔ یعنی ہر ایک انسان کو ایک قسم کا خدا نے الہام عطا کر رکھا ہے جس کو نُورِ قلب کہتے ہیں اور وہ یہ کہ نیک اور بد کام میں فرق کر لینا۔ جیسے کوئی چور یا خونی چوری یا خون کرتا ہے تو خدا اس کے دل میں اُسی وقت ڈال دیتا ہے کہ تُو نے یہ کام بُرا کیا اچھا نہیں کیا۔ لیکن وہ ایسے القاء کی کچھ پروا نہیں رکھتا کیونکہ اُس کا نورِ قلب نہایت ضعیف ہوتا ہے اور عقل بھی ضعیف اور قوتِ بہیمیہ غالب اور نفس طالب۔ سو اس طور کی طبیعتیں بھی دُنیا میں پائی جاتی ہیں جن کا وجود روزمرّہ کے مشاہدات سے ثابت ہوتا ہے۔ اُن کے نفس کا شورش اور اشتعال جو فطرتی ہے کم نہیں ہو سکتا کیونکہ جو خدا نے لگا دیا اس کو کون دُور کرے۔ ہاں خدا نے ان کا ایک علاج بھی رکھا ہے۔ وہ کیا ہے۔ توبہ و استغفار اور ندامت۔ یعنی جبکہ بُرا فعل جو اُن کے نفس کا تقاضا ہے اُن سے صادر ہو یا حسب خاصۂ فطرتی کوئی بُرا خیال دل میں آوے تو اگر وہ توبہ اور استغفار سے اس کا تدارک چاہیں تو خدا اس گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔ جب وہ بار بار ٹھوکر کھانے سے بار بار نادم اور تائب ہوں تو وہ ندامت اور توبہ اس آلودگی کو دھو ڈالتی ہے۔ یہی حقیقی کفارہ ہے جو اس فطرتی گناہ کا علاج ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۷۵ حاشیہ ۱۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ حضور ایدہ اللہ کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت گردہ کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۲۵ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ اختلاجِ قلب اور ضعف کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مکرم سلطان احمد صاحب شاہد مبلغ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کچھ عرصہ سے داڑھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اِن دنوں تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور خدمتِ دین کی بیش از پیش توفیق دے۔ آمین۔

(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

جامعہ احمدیہ کے ایک طالب علم منیر الاسلام آف انڈونیشیا کے والدین آجکل بیمار ہیں۔ وہ دونوں انڈونیشیا میں جماعت کے عہدہ دار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید۔ ربوہ)

زائرین مجلس مشاورت کے لئے ضروری اعلان

بیرونِ ربوہ کے جو احباب مجلس مشاورت پر بطور زائر (مہمان) تشریف لا رہے ہوں وہ اپنے ہمراہ مقامی پریذیڈنٹ صاحب یا امیر صاحب کی تصدیق ضرور لائیں تاکہ تعارف میں آسانی ہو۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

برائے توجہ کارکنات لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کی تاریخ لکھنے کا اہم کام خدا تعالیٰ کے فضل سے شروع ہو چکا ہے۔ لجنات کی تمام نئی اور پُرانی کارکنات نے جو اہم کام کئے ہوں یا جن کے متعلق ان کو علم ہو وہ ازراہِ کرم مختصر طور پر لکھ کر دفتر لجنہ مرکزیہ میں فوری طور پر بھجوا دیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ واقعات تاریخ میں آنے سے رہ جائیں۔ جو واقعات اور کوائف سلسلہ کے لٹریچر میں شائع ہو چکے ہیں انہیں تو جمع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن انفرادی واقعات کے لئے ضروری ہے کہ بہنیں انہیں لکھ کر فوراً بھجوا دیں۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶۔ امان ۱۳۴۹ہش

اِسلام کِس طرح غالب آ سکتا ہے

(۷)

آج اسلام کو غالب لانے کے لئے عوام میں تبلیغ ہی سب سے بہتر ہتھیار ہے اور قرآن کریم کی تعلیم میں بھی تبلیغ ہی پر زور دیا ہے اور ہر قسم کے جبر کے طریق سے احتراز کیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے

لست علیھم بمصیطر

یعنی تُو لوگوں پر خدائی فوجدار نہیں بلکہ جا بجا اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام صرف ابلاغِ دین کے لئے مبعوث کئے جاتے ہیں دین دوسروں پر دباؤ سے ٹھونسنے کا انہیں اختیار نہیں کیونکہ اگر طاقت سے ایسا کیا جانا منظور ہوتا تو اللہ تعالےٰ سے زیادہ ایسی طاقت کس میں ہے وہ چاہے تو تمام لوگوں کو ڈنڈے کے زور سے اپنا محکوم و منقاد بنا سکتا ہے۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ ہو۔ حضورؓ فرماتے ہیں :۔

"اسلام کو پھر ایک جماعت بنانے کا وقت آچکا ہے۔ اس کام کے لئے کب تک انتظار کیا جائے گا؟ مصر کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے ایران کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے افغانستان کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے۔ دیگر اسلامی حکومتیں اپنی اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہیں لیکن ان کی موجودگی میں بھی ایک خلاء باقی ہے۔ ایک کمی باقی ہے۔ اور اسی خلاء اور اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے احمدیہ جماعت قائم ہوئی ہے۔ جب خلافتِ ترکیہ کو ترکوں نے ختم کر دیا تو مصر کے بعض علماء نے (بعض رازداروں کے قول کے مطابق شاہِ مصر کے اشارہ سے) ایک تحریکِ خلافت شروع کی اور اس تحریک سے ان کا منشاء یہ تھا کہ شاہِ مصر کو خلیفۃ المسلمین تصور کر لیا جائے اور اس طرح مصر کو دوسرے اسلامی ممالک پر فوقیت حاصل ہو جائے۔ سعودی عرب نے اس کی مخالفت شروع کی اور یہ پراپیگنڈا شروع کر دیا کہ یہ تحریک انگریزوں کی اٹھائی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص خلافت کا مستحق ہے تو وہ سعودی عرب کا بادشاہ ہے۔ جہاں تک خلافت کا تعلق ہے وہ یقیناً ایک ایسا رشتہ ہے جس سے سب مسلمان اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب یہ خلافت کا لفظ کسی خاص بادشاہ کے ساتھ مخصوص ہونے لگا تو دوسرے بادشاہوں نے فوراً تاڑ لیا کہ ہماری حکومت میں رخنہ ڈالا جاتا ہے اور وہ مفید تحریک بیکار ہو کر رہ گئی۔ لیکن اگر یہی تحریک عوام میں پیدا ہو اور مذہبی روح اس کے پیچھے کام کر رہی ہو تو سیاسی رقابت اس کے رستہ میں حائل نہیں ہو گی۔ صرف جماعتی رقابت اس کے رستہ میں روک بنے گی سیاسی رقابت کی وجہ سے ایسی تحریک اسی ملک میں محدود ہو کر رہ جائے گی جس کی حکومت اس کی تائید میں ہو گی۔ لیکن جماعتی مخالفت کی صورت میں وہ کسی ملک میں محدود نہیں رہے گی۔ ہر ملک میں جائے گی اور پھیلے گی اور اپنی جڑیں بنائے گی۔ بلکہ ایسے ملکوں میں بھی جا کر کامیاب ہو گی جہاں اسلامی حکومت نہیں ہو گی کیونکہ سیاسی ٹکراؤ نہ ہونے کی وجہ سے ابتدائی زمانہ میں حکومتیں اس کی مخالفت نہیں کریں گی۔ چنانچہ احمدیت کی تاریخ اِس بات کی گواہ ہے۔ احمدیت کا منشاء محض مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کرنا تھا۔ وہ بادشاہت کی طالب نہیں تھی۔ وہ سلطنت کی طالب نہیں تھی۔ انگریزوں نے اپنے ملک میں بعض دفعہ احمدیت کو تکلیفیں بھی پہنچائی ہیں لیکن اس کے خالص مذہبی ہونے کی وجہ سے اس سے کھلے بندوں ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ افغانستان میں ملانوں سے ڈر کر بعض دفعہ بادشاہوں نے سختیاں کیں لیکن پرائیویٹ ملاقاتوں میں اپنی معذوریاں بھی ظاہر کرتے رہے اور اظہارِ ندامت بھی کرتے رہے۔ اسی طرح دوسرے اسلامی ممالک میں عوام الناس نے مخالفت کی۔ علماء نے مخالفت کی اور ان سے ڈر کر حکومت نے بھی بعض دفعہ روکیں ڈالیں لیکن کسی حکومت نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ تحریک ہماری حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے قائم ہوئی ہے اور یہ ان کا خیال بالکل درست تھا۔ احمدیت کو سیاست سے کوئی غرض نہیں۔ احمدیت صرف اس غرض کے لئے کھڑی ہوئی ہے کہ مسلمانوں کی دینی حالت کو درست کرے اور انہیں ایک رشتہ میں پروئے تاکہ وہ مل کر اسلام کے دشمنوں کا اخلاقی اور روحانی ہتھیاروں سے مقابلہ کر سکیں۔"

(احمدیت کا پیغام ص۲۳ تا ص۲۵)

جماعتِ احمدیہ کی مجلس مشاورت

۲۷-۲۸-۲۹۔ امان کو منعقد ہو گی

اِس سال مجلس مشاورت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ امان ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ مارچ ۱۹۷۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

سرودِ عشق کا کھولا گیا ہے باب نیا

سرودِ عشق کا کھولا گیا ہے باب نیا
نئی نوا ہے نیا زیر و بم رباب نیا

بنا رہے ہیں غلامانِ صاحبِ لولاک
نئے ستارے نیا چاند آفتاب نیا

اُٹھا ہے بحر میں تازہ بتازہ جوش و خروش
نیا جھنور ہے نئی موج ہے حباب نیا

نئے نئے جو زمانہ سوال اُٹھاتا ہے
نئے سوالوں کا ملتا نہ کیوں جواب نیا

مسیحِ وقت ہے تنویرِ خواب کی تعبیر
جو دیں کے غلبہ کا دیکھا ہے تو نے خواب نیا

"پاکستان" اسلامی دنیا کے لئے امید کی آخری کرن ہے"

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب

مادی نگاہیں شروع میں پاکستان کو محض ایک سلطنت اور حکومت خیال کرتی تھیں مگر اہلِ بصیرت روزِ اول سے ہی اسے الٰہی تقدیر کے ایک خاص پروگرام کے تحت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اہم مقام سمجھتے آئے ہیں۔ آسمانی پیشگوئیوں کے مطابق یہ قلعہ تعمیر ہوا ہے۔ اور اس کا وجود بالکل غیر معمولی حالات میں قائم ہوا ہے۔ اتنی عظیم سلطنت کا جو دنیائے اسلام کی سب سے بڑی سلطنت ہے۔ محض وجود میں آنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ پھر اس سلطنت کا قیام بلا قتل و جنگ صرف افہام و تفہیم کی بناء پر ہوا ہے۔ جو خود اس زمانہ کا ایک خاص نشان ہے۔ اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اسلام کا غلبہ اس دور میں دلیل و برہان سے ہوگا۔

ان حالات کے پیشِ نظر پاکستانی مسلمانوں کا اولین فرض ہے کہ وہ پاکستان کو خاص عطیہ ایزدی یقین کرتے ہوئے ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں۔ اور عمل بالقرآن اور دلیل و برہان کے رو سے اشاعتِ اسلام کا جو نادر ترین موقعہ ان کو دیا گیا ہے۔ اس سے پورا پورا استفادہ کریں چونکہ بہت سے لوگوں کو اس حقیقت کی طرف توجہ نہیں۔ اس لئے وہ پاکستان کو دنیا کی باقی سلطنتوں کی طرح ایک عام حکومت سمجھتے ہیں۔ اور اس سرزمین میں بھی اسی روش کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جو دنیا کے دیگر ممالک کے باشندوں کی روش ہے۔ تمدن و سیاست میں بھی دنیادارانہ نہج پر چل رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ لوگوں کو پاکستان کی حقیقت کا علم نہیں ہے۔

پاکستان کا نام بھی ایک خاص حکمتِ الٰہیہ پر مبنی ہے۔ پاکستان کا لفظ "الارض المقدسۃ" کا اردو ترجمہ ہے۔ قرآن مجید میں سرزمین فلسطین کو الارض المقدسۃ قرار دیا گیا ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام مصر سے مظلوم بنی اسرائیل کو باذن الٰہی ساتھ لے کر اس مقدس زمین میں داخل کرنے کے لئے آئے تھے۔ اسرائیلیوں نے اس ملک کے باشندوں کی شدید مزاحمت کے تصور سے ڈر کر داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ تب وہ زمین ان کی نافرمانی اور بے عملی کے نتیجہ میں اس نسل پر چالیس برس تک حرام کر دی گئی۔

اب مشیت الٰہی کے ماتحت اللہ تعالیٰ مظلوم مسلمانوں کو پناہ دینے کے لئے سرزمین پاکستان میں لایا ہے۔ انہیں یضع الحرب کی پیشگوئی کے مطابق اس سلطنت کے قائم کرنے کے لئے ہتھیاروں کی لڑائی لڑنے کی نوبت نہیں آئی۔ اس قوم میں "بمنزلۃ موسیٰ" کا مثیل بھی موجود تھا۔ بہر حال پاکستان قائم ہو گیا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ مسلمان کہلانے والے اپنی زندگیوں میں نیک تبدیلی پیدا کریں۔ وہ اسلامی زندگی کا نمونہ بنیں۔ قرآن مجید کو پڑھیں۔ پڑھائیں اسے شائع کریں۔ اور اس پر پوری طرح عمل پیرا ہوں۔ وہ اخلاق نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنانے والے ہوں۔ جب تک یہ روحانی انقلاب مسلمانوں میں پیدا نہ ہو۔ اور وہ پاکیزہ زندگی اختیار نہ کریں وہ حقیقی طور پر پاکستان کے مستحق قرار نہیں پا سکتے۔

ظاہر ہے کہ مسلمان اپنے سابقہ اعمال کے لحاظ سے اتنے بڑے انعام کے مستحق نہ تھے۔ یہ تو بطور امتحان صفتِ رحمانیت کے ماتحت خاص مشیت الٰہی سے انہیں حاصل ہوا ہے۔ اس کا استحکام تبھی ہو سکتا ہے۔ جب پاکستان کے باشندے اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھک جائیں۔ گزشتہ بائیس سال کا مسلمانوں کا کردار حساس مسلمانوں کے لئے پریشانی کا موجب بنا رہا ہے۔ سچ یہ ہے کہ ابھی تک عوام اور خواص صحیح طور پر پاکستان کی قدر و قیمت کو نہیں سمجھ رہے۔ وہ اسے ایک عام مملکت قرار دیگر وہی رویہ اختیار کر رہے ہیں۔ جو دوسرے ملکوں کے لوگ اختیار کرتے ہیں۔

ہم کوئی سیاسی جماعت نہیں۔ ہم نہ دین کے نام پر کسی اقتدار کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔ اور نہ ہی دنیا کے نام پر کوئی سیاسی جنگ لڑنا چاہتے ہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کو اسم بامسمیٰ بنایا جائے۔ اور اس ارض مقدسہ کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی آسمانی تحریک کے لئے مضبوط قلعہ کی حیثیت حاصل ہو۔ ہماری یہی تمنا اور یہی آرزو ہے۔ آج کل ملک بھر میں سیاسی اقتدار کے حصول کے لئے زبردست کشمکش شروع ہے۔ اہلِ سیاست کے معاملات میں ہم جماعتی طور پر کوئی مداخلت نہیں کر سکتے ہاں انہیں اتنی بات کہنے میں حرج نہیں کہ ہمارے ملک کے سارے معاملات لفظاً پاکستان کی حقیقت کے مطابق ہونے چاہئیں ہماری ساری جدوجہد اسلامی اخلاق کی روح کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اور اس سلسلہ میں ہماری روح آستانہ الوہیت پر جھکی رہنی چاہیئے۔

عام طور پر سیاسی بیانات رنگا رنگ کے شائع ہو رہے ہیں۔ اور سیاسی لیڈر بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے ہیں۔ مگر کہیں کہیں ایسی بات بھی آ جاتی ہے۔ جو درد مند مسلمانوں کے دلوں کے لئے خوشی اور مسرت کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور امید ابھر آتی ہے کہ شاید اس مرحلہ پر حقیقت کی طرف توجہ ہو جائے گی۔ گزشتہ دنوں دو ایسے بیانات نظر سے گزرے ہیں۔

(۱) جناب مولوی احتشام الحق صاحب تھانوی نے فرمایا۔

"پاکستان اسلام کا آہنی اور آخری قلعہ ہے۔ اگر خدانخواستہ پاکستان نہ رہا۔ تو مسلمانوں کا یہ آخری حصار بھی نہ رہے گا"

(نوائے وقت لاہور ۴ مارچ ۱۹۷۰ء)

(۲) جناب میاں طفیل محمد صاحب نے کہا کہ

"پاکستان اسلامی دنیا کے لئے امید کی آخری کرن ہے۔ لہذا ہر محب وطن مسلمان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس شمع کو فروزاں رکھے"

(نوائے وقت ۳ مارچ ۱۹۷۰ء)

یہ دونوں بیانات بہت صاف ہیں۔ بلاشبہ پاکستان اسلام کے لئے "آہنی اور آخری قلعہ" ہے۔ اور پاکستان اسلامی دنیا کے لئے "امید کی آخری کرن" ہے۔ اس لئے پاکستانی مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ بہت زیادہ بیدار ہوں اور تقوےٰ خدا ترسی اور دینداری کی پابندی اختیار کریں۔ اپنے نفوس میں اسلامی شریعت کو قائم کریں۔ اپنے اہل و عیال کو اسلامی احکام کا پابند بنائیں۔ اور پھر اسلامی تعلیمات کو سمجھ کر دلائل و براہین کے ساتھ غیر مسلموں تک پہنچائیں۔ تاکہ اسلام کا جھنڈا اکناف عالم پر لہرائے۔ اور خدا تعالےٰ کا وعدہ

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

پوری شان کے ساتھ پورا ہو۔ خدا کرے کہ وہ وقت جلد آئے۔ اور ہم اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو ہوں۔ اللّٰھم یا رب العالمین

جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

گزشتہ شوریٰ کی سب کمیٹی نے تعلیم القرآن سکیم کے سلسلہ میں جو سفارشات پیش کیں اور جنہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمایا ہے ان میں یہ بھی ہیں کہ:۔

۱۔ روزانہ ایک دو آیتوں کا ترجمہ بطور درس مساجد میں سنایا جایا کرے۔

۲۔ گھروں میں تفسیر صغیر کا ترجمہ دس پندرہ منٹ کے لئے سنایا جائے۔

۳۔ بڑی بڑی جماعتوں میں مستقل طور پر درس قرآن کریم کا سلسلہ جاری کیا جائے۔

امید ہے کہ بیشتر جماعتیں اور افراد ان امور کے پابند ہوں گے۔ جہاں غفلت اور سستی ہو اس کو دور کیا جائے۔ گھروں میں بھی اور مساجد میں بھی ترجمہ اور درس کا انتظام فرمایا جائے اور اس پر باقاعدگی اختیار فرمائی جاوے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

فرمان خداوندی

جسمانی اور باطنی صفائی

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ۔

(البقرہ ع ۲۸)

اللہ یقیناً اس کی طرف بار بار رجوع کرنے والوں سے اور ظاہری و باطنی صفائی رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(قائد تربیت انصار اللہ سرگودھا)

مشرقی پاکستان کی احمدی جماعتوں کے سالانہ جلسہ کی مختصر روداد

مختلف دینی موضوعات پر اہم تقاریر

از مکرم احمد صادق صاحب مربی سلسلہ مقیم ڈھاکہ

الحمدللہ کہ جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کا انچاسواں سالانہ جلسہ ۴ بخشی بازار روڈ ڈھاکہ میں مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۷۰ء بروز جمعۃ المبارک شروع ہو کر مورخہ یکم مارچ ۱۹۷۰ء بروز اتوار تک بفضلہ تعالیٰ نہایت پُر سکون ماحول میں منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ یہ سہ روزہ جلسہ ہماری نئی زیر تعمیر مسجد کی وسیع و عریض چھت کے نیچے منعقد ہوا۔ مشرقی پاکستان کے ہر علاقہ سے قریباً ۷۰ جماعتوں کے ایک ہزار کے قریب نمائندے جلسہ میں شریک ہوئے۔ ان کے علاوہ مقامی طور پر کثرت سے احباب جماعت اور غیر از جماعت احباب جلسہ کی فیوض و برکات سے مستفید ہوتے رہے۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام رہا۔ خدام و اطفال اور صوبائی انجمن اور ڈھاکہ انجمن کے عہدہ داران و کارکنان نے جلسہ کے جملہ انتظامات اور بڑے اخلاص اور جانفشانی کے ساتھ احسن رنگ میں سرانجام دیئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرکز سے محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اور مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ کو جلسہ میں شرکت کے لئے بھجوایا۔ مقامی جماعت نے بڑی گرمجوشی سے مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۷۰ء کو ہوائی اڈہ پر ان معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ جلسہ کے دوران انکے نہایت پُر مغز اور ایمان افروز خطبات کے علاوہ مشرقی پاکستان میں مصروف عمل مربیان سلسلہ و دیگر اہل علم حضرات نے مختلف اہم موضوعات پر نہایت مفید و مؤثر تقاریر فرمائیں۔ ہر اجلاس بصیغہ حاضری و کامیابی سے ہمکنار رہا۔ بفضلہ تعالیٰ دوران جلسہ سات افراد نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے آسمانی نظام میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

ذیل میں ہر اجلاس کی مختصر روئداد درج کی جاتی ہے۔

اجلاس اوّل

مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۷۰ء کو نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھائی۔ اور خطبہ جمعہ میں تقوے، للّہیت، قربانی اور فدائیت اور باہمی اخوت و محبت کی دلنشیں انداز میں تلقین فرمائی۔ ہمارے جلسہ کا اجلاس اوّل پروگرام کے مطابق ٹھیک ۲½ بجے زیر صدارت محترم مولوی محمد صاحب بی۔ اے صوبائی امیر مشرقی پاکستان شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مولوی ابوالخیر محب اللہ صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ بعدہ شیخ ظفر احمد صاحب نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ کلام محمود سے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد چیئرمین جلسہ کمیٹی جناب شمس الرحمن صاحب ایل۔ ایل بی بار ایٹ لاء نے اس جلسہ کی خالص دینی اور روحانی اغراض کی تشریح کرتے ہوئے حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد ایک بنگلہ نظم مولوی سلیم اللہ صاحب نے سنائی۔ بعدہ صوبائی امیر محترم مولوی محمد صاحب نے افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا۔ جس میں انہوں نے خصوصیت کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ اس اہم تحریکات پر نہایت احسن پیرایہ میں روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی برکات سے عملی طور پر وافر حصہ لینے کی تلقین کی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے نہایت مؤثر رنگ میں تفصیل سے جماعت احمدیہ کے تبلیغی کارناموں اور ان کے نتائج پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اشاعت و غلبہ اسلام کی توفیق صرف اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت احمدیہ سے وابستہ ہے۔ آپ کے بعد مولوی مصطفیٰ علی صاحب چیف ٹیکنیکل آفیسر محکمہ معلومات زراعت نے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر کی۔ بعدہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں قرآن کریم کی بلند شان کے موضوع پر نہایت مدلل تقریر فرمائی۔ آپ کی اس نہایت پُر اثر تقریر کے بعد جلسے کا اجلاس اوّل بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ

اجلاس دوم

۲۸ کو صبح نو بجے اجلاس دوم کی کارروائی زیر صدارت محترم مولوی بدر الدین صاحب ایڈووکیٹ (رنگ پور) تلاوت قرآن پاک کے ساتھ شروع ہوئی جو حافظ حفیظ الرحمن صاحب نے کی۔ بعدہ محمد مسلم صاحب نے درثمین سے نظم پڑھ کر سنائی اور پھر بنگلہ زبان میں ایک نظم مبارک احمد صاحب نے سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ نے تحریکات خلافت ثالثہ کے موضوع پر مفصل تقریر فرمائی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔ مولوی ابوالخیر محب اللہ صاحب مربی سلسلہ نے "اسلامی اخوت" کے موضوع پر ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ یہ سب تقاریر بنگلہ زبان میں ہوئیں اور یہ اجلاس بخیر و خوبی و کامیابی اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ

اجلاس سوم

۲۸ کو بعد دوپہر ۲½ بجے اجلاس زیر صدارت محترم جناب شیخ محمود الحسن صاحب سی ایس پی امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مولوی سلیم اللہ صاحب نے کی اور درثمین سے جناب مشتاق احمد صاحب بنگل نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اور پھر بنگلہ نظم امیر حسین صاحب نے سنائی۔ اس کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم چٹاگانگ نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔ بعدہٗ اسلام و مادیت کے موضوع پر محترم مولوی سلطان صاحب انور مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی۔ بعدہٗ محترم مولوی محمد صاحب بی اے صوبائی امیر مشرقی پاکستان نے "حیات آخرۃ" کے موضوع پر بنگلہ زبان میں ایک مدلل تقریر فرمائی۔ مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود کا عشق" کے موضوع پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اس طرح نہایت خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ یہ اجلاس بھی اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ

خدام الاحمدیہ کا اجلاس

خدام الاحمدیہ کا ایک اجلاس خصوصی ہفتہ و اتوار کی درمیانی شب کو نو بجے منعقد ہوا۔ جس میں بعد تلاوت قرآن پاک خاکسار نے کی۔ محترم سلطان محمود صاحب انور نے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے بطور خصوصی نمائندہ کے خدام کو ان کے عظیم الشان دینی فرائض کی باحسن وجوہ ادائیگی کے لئے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالتے ہوئے خطاب فرمایا جسے تمام خدام و دیگر حاضرین نے نہایت دلچسپی و انہماک کے ساتھ سنا۔

اجلاس چہارم

یکم مارچ جلسہ کا آخری دن تھا۔ صبح نو بجے یہ اجلاس زیر صدارت مکرم جناب شمس الرحمن ایل۔ ایل بی (لندن) بار ایٹ لاء شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک جناب شیخ ظفر احمد صاحب نے کی۔ اور درثمین سے جناب عبدالہادی صاحب بنگالی نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اور پھر بنگلہ نظم جناب امیر حسین صاحب نے سنائی۔ بعدہ مکرم جناب مقبول احمد خان صاحب زعیم انصار اللہ ڈھاکہ نے انصار اللہ کے فرائض کے موضوع پر ایک برجستہ تقریر فرمائی۔ بعدہ محترم مولوی سلطان محمود صاحب انور نے اطاعت نظام کے موضوع پر مؤثر تقریر فرمائی۔ بعدہ مکرم عبدالرحیم صاحب یونس نے بڑے سوز کے ساتھ ایک دعائیہ نظم پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد وفات مسیح ناصری کے موضوع پر مکرم صلاح الدین صاحب خندکار نے بنگلہ زبان میں تقریر فرمائی۔ اس کے بعد اسلامی پردہ کے موضوع پر مکرم دولت احمد خان صاحب خادم ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ڈھاکہ نے تقریر فرمائی۔ اس طرح یہ جلسہ بفضلہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ

اجلاس پنجم

ہمارے سہ روزہ سالانہ جلسہ کا یہ آخری اجلاس مورخہ یکم مارچ بروز اتوار بعد دوپہر ٹھیک ۲½ بجے زیر صدارت محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری ناظر اصلاح و ارشاد شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مولوی ابو طاہر صاحب نے کی۔ بعدہٗ شیخ ظفر صاحب نے کلام محمود سے نظم پڑھ کر سنائی۔ اور پھر بنگلہ نظم مولوی سلیم اللہ صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد محترم شیخ محمود الحسن صاحب سی ایس پی امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ نے تقریر کرتے ہوئے بہت دلنشین پیرایہ میں دلائل و براہین سے یہ امر ثابت کیا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ختم نبوت کے قرآن و حدیث کی رو سے ایسے معنے کئے۔ جس سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان ثابت ہوتی ہے۔ آپ کے بعد مکرم شاہ منفیض الرحمن صاحب وائس پرنسپل سٹی نائٹ کالج ڈھاکہ نے اسلام و العلم کے موضوع پر بزبان بنگلہ ایک ٹھوس تقریر فرمائی۔ بعدہ صاحب صدر محترم قاضی صاحب موصوف نے زندہ مذہب کے برکات کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے دلائل کے ساتھ یہ ثابت کیا۔ کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے جو اپنی کامل تعلیمات کی تاثیرات و برکات کے لحاظ سے ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور صرف یہی ایک مذہب ہے جو اپنے کامل لائحہ عمل کے لحاظ سے تمام بنی نوع انسان میں عدل و انصاف حقیقی مساوات، انسانی عزت و وقار اور امن و سلامتی کے قیام کا ضامن ہے۔ اسی طرح اپنی روحانی تاثیرات و برکات کے لحاظ سے بے نظیر اور لاثانی حیثیت کا حامل ہے۔ جس پر قرآن و حدیث کی تصریحات کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت وجود اور احمدیہ جماعت زندہ گواہ ہیں۔

اس اجلاس میں غیر معمولی طور پر سامعین کثرت سے موجود تھے۔ وسیع و عریض مسجد پُر ہونے کے علاوہ باہر کھلے صحن میں بھی لوگ کھڑے تھے۔ ان میں غیر از جماعت احباب کے علاوہ یہاں کے گنتی کے چند غیر مبایعین بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس جلسہ کو سب کے لئے نہایت درجہ خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔ بعدہٗ اجتماعی دعا پر ہمارا یہ سہ روزہ بابرکت سالانہ جلسہ بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ

سکھ مذہب میں خدا تعالیٰ کے جبّار اور قہار ہونے کا تصوّر

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

(قسط نمبر ۳)

مراری

گورو گرنتھ صاحب کی رو سے اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام مراری بھی ہے۔ خود گورو نانک جی نے اپنے کلام میں اللہ تعالیٰ کو مراری نام سے موسوم کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

اُدچو محل سہاونا اوپر محل مرارے
(سری راگ محلہ ۱ ص ۱۸)

گورو گرنتھ صاحب میں گورو جی کے اور بھی متعدد ایسے شبد موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام مراری بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ

۱۔ گورمکھ ساچا نام مراری
(آسا محلہ ۱ ص ۴۱۴)

۲۔ سو برہم اجونی ہے بھی ہونی
گھٹ بھیتر دیکھ مراری جیئو
(سورٹھ محلہ ۱ ص ۵۹۸)

۳۔ اٹل اڈول اتول مُرارے
کھن میں ڈھاہے پھیر سوارے
مارو محلہ ۱ ص ۱۰۴۳

۴۔ نو گھر تھاپ محل گھر اُوچو نج گھر واس مرارے
(تکھاری محلہ ۱ ص ۱۱۰۷)

۵۔ دوت اُچاپت لیکھ نہ مٹئی پر گئی سوت مرارے
(تکھاری محلہ ۱ ص ۱۱۱۲)

۶۔ کیا کرے بپرا جم ڈنڈ پے گورمکھ ردے مراری
(پربھاتی محلہ ۱ ص ۱۳۳۲)

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر بھی اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام مراری بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ جات سے عیاں ہے کہ:۔

۱۔ من ملینی پرگٹ بھئی جپ نام مرارے
(گوڑی محلہ ۳ ص ۱۶۳)

۲۔ راگ سوگ سب دکھ بنسے جپ نام مراری
(گوڑی محلہ ۵ ص ۲۲۶)

۳۔ سیوک سو سیوا بھلے جنہ گھٹ بسے مرار
(گوڑی کبیر ص ۳۳۷)

۴۔ کر ہوا نو گرہ پار برھم بہر کر پا دعار مرار
(آسا محلہ ۵ ص ۴۳۱)

۵۔ کام کرودھ پرانی مہ موہ وین مار من مکند
(گوجری محلہ ۵ ص ۵۰۸)

گورو گرنتھ صاحب اور بھی متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کو مراری کے صفاتی نام سے موسوم کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو ص ۵۲۸ و ص ۵۹۵ و ص ۶۴۵ و ص ۶۶۸ و ص ۶۷۰ و ص ۶۸۱ و ص ۷۳۴ و ص ۷۵۲ و ص ۷۷۲ و ص ۷۸۳ و ص ۷۸۴ و ص ۸۰۵ و ص ۹۳۶ و ص ۱۱۱۷ و ص ۱۱۳۵ و ص ۱۱۹۶ و ص ۱۲۰۱ و ص ۱۲۱۷ و ص ۱۲۶۲ و ص ۱۳۳۲ و ص ۱۳۹۱ وغیرہ)

یاد رہے کہ لغات میں مراری کے معنے بدکاروں کا دشمن مذکور ہیں۔
(ملاحظہ ہو مہان کوش ص ۲۹۶)۔

دشٹ بھنجن

سکھ مذہب میں اللہ تعالیٰ کو دشٹ بھنجن کے صفاتی نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے اور اسے دشٹوں کے مارنے والا بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ گورو گرنتھ میں مرقوم ہے کہ:۔

دشٹ دوت پرمیشر مارے
(گوڑی محلہ ۵ ص ۲۰۰)

گورو گوبند سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

گرب گنجن دشٹ بھنجن
مکت دائک کام
(دسم گرنتھ ص ۵)

یعنی خدا تعالیٰ متکبر کو مٹانے والا دشٹوں کو مارنے والا ہے۔ نیز مکتی نجات دینے والا۔ من کی مرادیں پوری کرنے والا ہے۔ ایک اور مقام پر گورو صاحب موصوف نے فرمایا ہے کہ:۔

دشٹ گنجن شتر و بھنجن
پرم پورکھ پرماتھ
دشٹ ہرتا سرسشٹ کرتا
جگت میں جہہ گاتھ
(دسم گرنتھ ص ۲۶)

یعنی دشٹوں کو ذلیل کرنے والا۔ اور دشمنوں کو تباہ کرنے والا۔ اور بڑے بڑے اکڑ بازوں کو نیست و نابود کرنے والا۔ اور بدکرداروں کو مارنے والا ہے وہ دنیا کا خالق ہے۔ جس کا چرچا تمام دنیا میں ہے۔ ایک اور مقام پر گورو صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

دشٹ ہرتا بھو بھرتا
آد روپ اپار
دشٹ دنڈن پشٹ کھنڈن
آد دیو اکھنڈ
(دسم گرنتھ ص ۲۷)

یعنی باری تعالیٰ دشمنوں کو تباہ کرتا ہے۔ وہ لازوال ہے اور اس کا کوئی آخر نہیں۔ وہ پروردگار ہے۔ اور دشٹوں کو ڈنڈ دیتا ہے۔ اور بڑے بڑے مغرور لوگوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے پر قادر ہے لیکن وہ خود اکھنڈ ہے۔ اسے کوئی تقسیم نہیں کر سکتا

الغرض سکھ مذہب میں بھی اللہ تعالیٰ کو جبار اور قہار تسلیم کیا گیا ہے۔ دشٹوں کو مارنا اور سزا دینا اس کی قہری تجلّی سے ہی وابستہ ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ سکھ کتب میں خود گورو گوبند سنگھ جی کا ایک نام بھی دشٹ دمن بیان کیا گیا ہے۔ جس کے معنے دشٹوں کو مسل دینے اور کچل دینے کے ہی ہیں۔ چنانچہ مشہور سکھ بزرگ بھائی سنتوکھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ:۔

پتن پتو نت اگم تیج ہے
دشٹ دمن تج نام دھرائے
(گور پرتاپ سورج گرنتھ)

نیز گورو ارجن جی نے گورو رام داس جی کو "مراری" کے نام سے بھی موسوم کیا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ

دھن سو دیس جہاں تو وسیا
میرے سجن میت مراری جیئو
(ماجھ محلہ ۵ ص ۹۶)

الغرض اگر خدا تعالیٰ جبّار اور قہار نہیں ہے تو اس سے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بدکرداروں اور سچائی کے دشمنوں کو کچل دینے پر قادر ہے۔ کیونکہ ان کا تعلق تو اس کی قہری تجلّی سے ہی ہے۔ اور قہری اس سے تبھی ظہور پذیر ہو سکتی ہے کہ وہ خود بھی قہار ہے پس یہ کہنا کہ سکھ مذہب میں خدا تعالیٰ کو جبار اور قہار تسلیم نہیں کیا گیا سراسر باطل ہے

ناتھ یا جگن ناتھ

گورو گرنتھ صاحب میں خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ناتھ یا جگن ناتھ بھی ہے اور خدا تعالیٰ کے جبار اور قہار ہونے کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اس نے تمام عالم کائنات کو نکیل کر رکھا ہوا ہے۔ یہ سورج۔ چاند اور لاکھوں ستارے اور زمین و آسمان اپنے محور میں گھوم رہے ہیں کسی کی مجال نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر ہو سکیں۔ اسی مفہوم کے پیش نظر سری گورو نانک جی نے اپنے کلام میں خدا تعالیٰ کے لئے ناتھ اور جگن ناتھ کے الفاظ استعمال کئے ہیں چنانچہ گورو جی کا ارشاد ہے کہ:۔

آپ ناتھ ناتھی سب جا کی
ردھی سدھی اورا ساد
(جپ جی پوڑی ص ۲۹)

گورو جی کے اس قول کی تشریح پرسیل تیجا سنگھ جی نے مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے:۔

"رب آپ ہی ناتھ (مالک) ہے
جس دی ساری سرشٹی نتھی (نکیلی) ہوئی ہے
مالکاں اوہ رب آپ ہے جس دی
قابو کیتی ہوئی ساری سرشٹی
ہے تیسیں بھی اپنے آپ نوں
اوسے حکم دی رسی وچ پروئے
ہوئے منتو"
(جپ جی مترجم ص ۱۶۸)

ایک اور مقام پر گورو جی فرماتے ہیں کہ:۔

الکھ نہ لکھئے اگم اجونی
نوں ناتھاں ناتھ ہا را
(ملار محلہ ۱ ص ۱۲۵۵)

شبدارتھ گورو گرنتھ میں ناتھاں ہار کے معنے جو مالک کہلانیوالے ہیں انہیں قابو کرنیوالا بیان کئے گئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۱۲۵۵)۔

یعنی اے جبار اور قہار ہستی! تو انسانی عقل اور فہم سے بہت بلند و بالا ہے۔ کوئی بھی تیرے تک پہنچ نہیں سکتا۔ تو اجونی ہے۔ یعنی تیری کوئی شکل و صورت نہیں ہے اور تو پیدا ہونے سے پاک ہے اور تو ان ناتھوں کو بھی جنہوں نے دوسروں کو جبر سے اپنے قابو میں رکھا ہوا ہے۔ نکیل ڈالنے والا ہے۔ یعنی بڑے بڑے جابر اور ظالم لوگوں کی گردنیں بھی تیرے ہاتھ میں ہیں اور تو جب چاہے انہیں مروڑ کر رکھ دیتا ہے اسی بات کے پیش نظر گورو جی نے فرمایا کہ:۔

سرب نرنجن پورکھ سجانا
عدل کرے گور گیان سمانا
کام کرودھ لے گردن مارے ہومے لوبھ چکایا
(مارو محلہ ۱ ص ۱۰۴۱)

گورو گرنتھ صاحب کے اور بھی متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کو ناتھ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جو اس کی جباریت اور قہاریت پر ہی دلالت کر رہا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

۱۔ جگن ناتھ جگدیشر کرتے
سب وسگت ہے ہر کیری
(گوڑی محلہ ۴ ص ۱۷۰)

۲۔ نبدھن کا دُھن سو پربھو جا کے کل ہاتھ
اور کرم نہیں جپ پیٹے دکھیو ہر ناتھ
(بلاول محلہ ۵ ص ۸۱۵)

۳۔ جپ جگن ناتھ جگدیش گوسئیاں
(بلاول محلہ ۴ ص ۸۳۶)

۴۔ تو پرے پرے اپر پر سوامی
تو آپن جانے آپ جگن ناتھ
ہمرے پربھ جگدیش گوسائیں
ہم راکھ لیہو جگن ناتھ
(کانڑا محلہ ۴ ص ۱۲۹۶)

باقی ص ۸ پر

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر 19829

میں چوہدری غلام حیدر ملہی ولد چوہدری پیران دتہ صاحب قوم جٹ ملہی پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال بیعت ۹ نومبر ۱۹۶۵ء ساکن چک $\frac{56}{12}$ ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ اگست ۱۹۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

		روپے
۱- ۲۸ ایکڑ زرعی اراضی مالیتی	...	80,000
۲- ٹریکٹر	" ...	10,000
۳- مویشی	" ...	2,000
۴- مکان و دیگر اشیاء	"	8,000
کل میزان	...	1,00,000

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- غلام حیدر ملہی چک $\frac{56}{12}$ م، ۶/۱ چوہدری علم الدین اینڈ کمپنی۔ غلہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولپور۔

گواہ شد:- مہر عبد الرشید تبسم مربی سلسلہ احمدیہ ضلع بہاولنگر۔

گواہ شد:- صوفی علی محمد معلم وقف جدید

مسل نمبر 19915

میں نور بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری علی احمد صاحب گوندل قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن شادیوال راجوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ دسمبر ۱۹۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ... ۱۰۰۰ روپے
۲- ایک عدد انگوٹھی طلائی وزنی ۴ ماشہ مالیتی ... ۵۰
کل ... ۱۰۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- نواب بی بی اہلیہ چوہدری علی احمد گوندل ساکن شادیوال ضلع گجرات

گواہ شد:- چوہدری فتح محمد ولد رحمت خان سیکرٹری مال۔ شادیوال۔ ضلع گجرات

گواہ شد:- چوہدری احمد الدین ولد محکم الدین زعیم انصار اللہ شادیوال۔ ضلع گجرات

مسل نمبر 19916

میں تسلیم بیگم زوجہ منور احمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن چک $\frac{26}{}$ احمد آباد ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۷۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۳۲-۲۵ Rs
۲- ایک عدد سلائی مشین مالیتی ... ۲۰۰
۳- ایک جوڑی طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی ... ۱۵۰ روپے

میں مندرجہ بالا جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- تسلیم بیگم زوجہ منور احمد صاحب خان - - - - - - - پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ $\frac{26}{}$ احمد آباد۔ ضلع گجرات۔

گواہ شد:- منور احمد خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک $\frac{26}{}$ احمد آباد۔ ضلع گجرات

گواہ شد:- حکیم عطاء الرحمن دتہ انی انسپکٹر بیت المال

مسل نمبر 19925

میں ماجدہ بی بی زوجہ چوہدری مولا بخش صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ جنوری ۱۹۷۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے
۲- کانٹے طلائی وزنی ۱/۲ تولہ مالیتی
۳- انگوٹھیاں دو عدد وزنی ۱/۲ تولہ ... ۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- ماجدہ بی بی مکان نمبر ۲ محلہ بھاٹی گیٹ گلی نمبر ۲ نزد مسجد احمدیہ حلقہ سلطان پورہ لاہور۔

گواہ شد:- محمد احمد انور ولد محمد عثمان مرحوم۔ ٹی۔ آئی کالج ربوہ

گواہ شد:- مولا بخش صاحب خاوند موصیہ لاہور

مسل نمبر 19927

میں محبوب احمد ولد محمد صاحب شولاپوری۔ قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت مئی ۱۹۶۳ء ساکن ہرچند ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- محبوب احمد پریذیڈنٹ ٹیوب ویل $\frac{102}{}$ سکنہ ہرچند ۵۰۷ خاص ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:- محمد رشید شاد قائد مجلس خدام الاحمدیہ چوہڑکانہ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:- محمد ابراہیم سیکرٹری مال چوہڑکانہ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر 19923

میں عارفہ کوثر بنت میاں بشیر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اکتوبر ۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ:- عارفہ کوثر بنت میاں بشیر احمد منگر کوئٹہ

گواہ شد:- میاں بشیر احمد سدر موصیہ (والد موصیہ) ۲/۳۸/۲۹ ہری کرشن روڈ۔ کوئٹہ

گواہ شد:- امۃ العزیز عائشہ صدر لجنہ کوئٹہ

مسل نمبر 19929

میں ارشاد احمد صدیقی صاحب ولد قاضی نذیر احمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر اٹھارہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھے والا وڑائچ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ر ۱۰ ر ۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت دس روپے ہے میں تازیست اپنی اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- ارشاد احمد صدیقی لدھے والا وڑائچ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:- نواب منصور احمد خان بن چوہدری نصر اللہ خان صاحب

گواہ شد:- قریشی محمد یعقوب بن قریشی محمد یار خان صاحب احمدی

زدجام عشق مشہور و معروف نسخہ اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بینظیر علاج مکمل کورس ۶۰ گولیاں ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

از ۱/۱۶ تا ۲/۱۵

احباب ان تمام دوستوں اور بہنوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول کرے اور انہیں حفاظت میں رکھے۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱ -	ذکیہ خاتون صاحبہ کراچی	۲۲ روپے
۲ -	محمد شریف احمد صاحب عزیز آباد ر	۱۰ ر
۳ -	اہلیہ بی بی صاحبہ ر	۵۰ ر
۴ -	مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۱۰ ر
۵ -	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ گوجرہ	۱۹ ر
۶ -	شیخ غفور احمد صاحب سول لائن لاہور	۲۵ ر
۷ -	مریم صدیقہ صاحبہ گنج مغلپورہ لاہور	۱۵ ر
۸ -	چوہدری محمد اشرف صاحب آف بیوپار کس راولپنڈی	۴۰
۹ -	عبدالغفار صاحب سیکرٹری مال از جماعت احمدیہ سرگودھا	۲۱
۱۰ -	چوہدری محمد اقبال صاحب جھنگ صدر	۲۰
۱۱ -	محمد یعقوب صاحب محاسب از جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر	۱۵
۱۲ -	عاصل ایاز صاحب سیکرٹری مال از جماعت احمدیہ کھاریاں	۴۱

جامعہ احمدیہ سے خارج ہونے والے طلباء توجہ دیں

مندرجہ ذیل ایسے طلباء جامعہ احمدیہ سے خارج ہو چکے ہیں ان کے ذمہ ہوسٹل کے بقایاجات ہیں۔ ان طلباء کو متعدد بار بذریعہ خط اطلاع دی گئی ہے مگر تاحال انہوں نے بقایاجات ادا نہیں کئے۔ اب بذریعہ اعلان ان کو توجہ دلائی جاتی ہے اور درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے حسابات جلد صاف کریں۔

۱ - نعیم اللہ پسر منشی محمد عبداللہ صاحب
۲ - محمد اکرم طاہر پسر ملک محمد اسلم صاحب
۳ - محمد افضال اظہر پسر ملک محمد یعقوب صاحب
۴ - شہادت علی پسر دائے عبدالرحمان صاحب
۵ - محمد ابراہیم پسر نورالدین صاحب

(سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۸ مارچ بروز اتوار بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت و محبت میرے بیٹے عزیزم چوہدری محمود احمد ورک سلمہ اللہ تعالیٰ ایم۔ ایس سی فیلڈ آفیسر کے نکاح کا اعلان بمسجد مبارک ربوہ میں ہمراہ عزیزہ فرخ جبین سلمہا بنت چوہدری رحمت اللہ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز ساکن گجرات سے مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ اور اس رشتہ کے ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک ہونے کی دعا فرمائی۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ تعلق جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(چوہدری) عبدالحق ورک امیر جماعت احمدیہ۔ اسلام آباد

سورہ بقرہ کی سترہ آیات یاد کرنے والی خواتین اور ناصرات

گذشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے آیات یاد کرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے جن لجنات نے ابھی تک نام نہیں بھجوائے وہ جلد بھجوائیں اور ساتھ اپنی لجنہ کی کل ممبرات کی تعداد اور ناصرات کی کل تعداد سے بھی مطلع کریں۔

ناصرات الاحمدیہ وزیر آباد	۱	ناصرات الاحمدیہ لونگ	۴
ر چک ۹۶ گ ب	۴	ر سرگودھا	۴
ر ابوظہبی	۱	ر چک ۲۱۶ ج ب	۶
ر راولپنڈی	۳۴	ر بھکر	۱
ر چٹاگانگ	۶		
خواتین لجنہ اماء اللہ ربوہ	۵۸	خواتین کی گذشتہ تعداد	۳۷۲۳
ر ر منڈی مرڈبلوچاں	۱	ر ر موجودہ تعداد	۱۵۳
ر ر ملتان	۱	ناصرات کی گذشتہ تعداد	۲۰۱۸
ر ر بہاولپور	۱	ر ر موجودہ تعداد	۷۰
ر ر چک ۹۲ ۱۲-R	۳	(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)	۵۹۶۴
ر ر لاہور	۶۲		
ر ر مرڈ چک ۵۵	۶		
ر ر ملونگ	۲		
ر ر سرگودھا چھاؤنی	۸		
ر ر چک ۹۶ گ ب	۳		

درخواست دعا

میرے والد مکرم مرزا شہاب الدین صاحب بعارضہ دمہ دیر سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

خاکسار مرزا محمد اسلم بلڈنگ کنٹریکٹر ربوہ

شفائے اپھارہ

جانوروں کے اپھارہ کی مجرب دوا ۷۵/- درجن ۶/-

شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال ربوہ

اعلان

احباب کی سہولت کے لئے ربوہ میں جائداد کی خرید و فروخت تعمیر و مرمت اور مکانات دوکانات رہن رکھنے یا کرایہ پر دینے یا حاصل کرنے کے لئے فریقین کی اعانت اور سہولت کے مدنظر ایم احمد پراپرٹی ڈیلر کو نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ سے کاروبار کی باقاعدہ اجازت ہے۔ احباب حسب منشاء استفادہ کریں۔

مینجر ایم احمد پراپرٹی ڈیلر رحمت بازار ربوہ

اراضی برائے فروخت

زرعی اراضی ۶ مربعے واقعہ نور پور تحصیل پاک پتن ضلع ساہیوال ششماہی نہر پر واقع ہے۔ چالو حالت میں ہے۔ زیر کاشت ہوئی ہوئی ہے۔ اور ٹیوب ویل بھی نصب ہے پکی سڑک سے تین میل دور واقع ہے فوری فروخت کرنا چاہتے ہیں۔

مزید معلومات کے لئے

ملک محمد نسیم ایڈووکیٹ ساہیوال

سے رابطہ قائم کریں۔

قابل فروخت اراضی

دو کنال زمین برلب سڑک ۶۰ فٹ رقبہ ۸۰ × ۱۱۰ دارالصدر غربی ب نزد مسجد لطیف قابل فروخت ہے۔ خواہش مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں یا خود ملیں۔

عبدالرحمن اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری

ربوہ

مفت مفید طبی معلومات پر مشتمل جنتری ۱۹۷۰ء مفت حاصل کریں۔ ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ۔ فون نمبر ۳۴

ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے جلسے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے مطابق مورخہ یکم امان (مارچ) سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ربوہ کے تمام محلہ جات میں ہفتہ قرآن مجید خاص اہتمام سے منایا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی خصوصی ہدایات کے مطابق لجنہ کے وفود نے ربوہ کے محلہ جات (جنہیں لجنہ نے بیس حلقہ جات میں تقسیم کیا ہوا ہے۔) میں دورے کرکے تعلیم القرآن کا جائزہ لیا۔ جو خواتین اور لڑکیاں ابھی قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہیں جانتیں انہیں قاعدہ یسرنا القرآن اور ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کیا۔ مختلف مقامات پر درس القرآن کے مراکز قائم کئے۔ جہاں خواتین کو صحت لفظی اور ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم پڑھانا شروع کیا۔ تمام محلہ جات میں جلسے منعقد کئے۔ جہاں مقررہ عنوانات پر تقاریر کی گئیں۔ جلسوں کی مختصر رپورٹ یہ ہے۔

دارالصدر غربی الف۔ مورخہ ۲ مارچ اور چھ مارچ کو ۲ جلسے منعقد ہوئے جس میں مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے تقاریر کیں۔

دارالصدر غربی ب۔ مورخہ ۵ مارچ کو اور چھ مارچ کو جلسے منعقد ہوئے جن میں محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر نے تقاریر کیں۔

دارالرحمت شرقی الف۔ مورخہ ۳ مارچ کو جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے تقریر فرمائی اور ہفتہ قرآن مجید کو منانے کے لئے عملی ہدایات دیں۔ ایک اور جلسہ منعقد ہوا جس میں مقررہ عنوانات پر تقاریر کی گئیں۔

دارالرحمت وسطی ۱ و ۲ دونوں محلوں کا اکٹھا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اور کئی خواتین نے تقاریر کیں۔ مسجد ناصر میں مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب قرآن کریم کا درس دیتے رہے عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا۔

دارالرحمت غربی الف۔ ایک جلسہ منعقد ہوا مقررہ عنوانات پر روشنی ڈالی گئی۔ لجنہ کے زیر انتظام مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب روزانہ نماز عشاء کے بعد قرآن مجید کا درس ہفتہ بھر دیتے رہے جس میں کثیر تعداد میں خواتین شامل ہوکر فائدہ اٹھاتی رہیں۔

دارالبرکات۔ مورخہ ۳ مارچ کو جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قرآن مجید کے فضائل و برکات کے موضوع پر تقریر ہوئی۔

باب الابواب۔ روزانہ اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ جن میں محترمہ صدر لجنہ اور دیگر خواتین نے تقاریر کیں۔

دارالیمن شرقی و غربی۔ مورخہ ۶ مارچ کو دونوں حلقوں کا اکٹھا اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے تقاریر کیں۔

دارالصدر شرقی ۱ دو اجلاس منعقد ہوئے جن میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مولوی لقیہ احسان صاحب نے تقاریر کیں۔

دارالرحمت شرقی ۱ و ۲ جماعت کے زیر انتظام دو جلسوں میں خواتین کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا۔ جن میں خواتین نے شرکت کرکے مقررہ عنوانات پر تقاریر سے فائدہ اٹھایا۔

دارالعلوم۔ ہفتہ قرآن مجید کو کامیاب طور پر منانے کے لئے لجنہ کے زیر انتظام جلسے میں مکرم مولوی ظہور حسین صاحب مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما اور مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر نے تقاریر کیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کے فیصلہ کے مطابق ہفتہ قرآن مجید اور ربوہ کے محلہ جات میں لجنہ اماء اللہ کے جلسے حضور کی تحریک تعلیم القرآن کو کامیاب کرنے کے سلسلہ میں بہت مفید و بابرکت ثابت ہوئے الحمد للہ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج میں ایک بی اے بی ٹی (اردو، بیلداراں کی ضرورت ہے تنخواہ ماہوار ۶۵ روپے سرکاری کی دی جائیگی اچھے کلرک کی صورت میں مالی کو تنخواہ زیادہ بھی دی جاسکتی ہے۔ مستقل آسامیاں ہیں۔ ربوہ میں رہائش کے خواہشمند اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش سے درخواستیں بنام پرنسپل جلد بھجوادیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

مکرم ملک محمد اشرف خان صاحب آف فیض اللہ چک کی وفات

برادرم ملک محمد اشرف صاحب آف فیض اللہ چک جو میرے نسبتی بھائی تھے۔ مورخہ ۲۱ مارچ کراچی میں حرکت قلب بند ہوجانے سے اچانک وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم پی۔ ایف کراچی میں سپرنٹنڈنٹ تھے۔ اور گزشتہ سال اپنی ملازمت سے ریٹائر ہوئے تھے۔ جماعتی اور دینی کاموں میں نمایاں حصہ لیتے تھے۔ حلقہ مارٹن پور کراچی میں جماعت کے صدر تھے۔ بہت ملنسار اور با اخلاق انسان تھے۔ صوم و صلوٰۃ اور تہجد کے پابند تھے۔ موصی تھے اور اپنی آمد کا چندہ وصیت نہایت باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکیاں اور چار لڑکے چھوڑے ہیں۔ ایک لڑکے کے سوا باقی سب زیر تعلیم ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور مرحوم کو اعلیٰ درجات سے نوازے نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(خاکسار۔ ملک محمد عبداللہ (مولوی فاضل) دارالرحمت وسطی ربوہ)

شادی کی مبارک تقریب

ربوہ۔ یہ خبر جماعت میں خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ مورخہ ۲۲ ماہ امان ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۷۰ء بروز اتوار دو بجے بعد نماز ظہر حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی عزیزہ سیدہ قدسیہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں دیگر متعدد بزرگان سلسلہ و افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

سیدہ قدسیہ بیگم صاحبہ کا نکاح حضور ایدہ اللہ نے ۲ جنوری ۱۹۷۰ء کو مکرم چوہدری خلیل احمد خان صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اکرام خان صاحب آف حیدر آباد سندھ سے پڑھا تھا۔ برات ۲۲ امان کو حیدر آباد سے آئی تھی اور اسی روز واپس روانہ ہوگئی۔

ادارہ الفضل محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی خاندان کے دیگر تمام افراد اور محترم چوہدری محمد اکرام خان صاحب اور ان کے دیگر تمام افراد خاندان کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

درخواست دعا

خداوند کریم کے فضل سے میرے لڑکے عزیزم ڈاکٹر وسیم احمد نے امسال ایم۔ بی بی ایس فائنل کا امتحان نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیز کے لئے اور ہمارے خاندان کے لئے اور جماعت کے لئے بابرکت کرے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر ممتاز احمد
ممتاز آپٹیکل سروس کچہری بازار لائل پور

زعماء انصار اللہ سے گزارش

حسب پروگرام مجالس انصار اللہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں ارسال کرتی ہیں۔ بعض زعماء کرام رپورٹ فارم پر اپنا پورا پتہ خوشخط درج نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے یہ معلوم کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ کہ یہ رپورٹ کس مجلس کی طرف سے ہے۔ لہذا زعماء کرام سے گزارش ہے کہ رپورٹ بھجواتے وقت اپنا مکمل پتہ ضرور تحریر فرمایا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

—(بقیہ صفحہ ۵)—

۸ میرے من جیب جیب جگو نکلتے
جن تیرا احسن گاوے ہر پربھ
ہر جیبٹو جگن نتھی سب (جلد یہ صفحہ ۱۳۴۸)

۹ سری پت ناتھ سرن نانک جن
ہے بھگونت کر یا کرتا رہو (صفحہ ۱۳۴۸)

۱۰۔ جگ جیوان جگن ناتھ جل تھل رہیا پور ربہ یدھی پرنگ
(سوہنیے محلہ ہم صفحہ ۱۴۰۳)

گورو گرنتھ صاحب کے مندرجہ بالا حوالوں سے ظاہر ہے کہ خدا ہم جگن ناتھ ہے یعنی ہر ستے تمام عالم کائنات کو نکیل ڈالی ہوئی ہے۔ گویا کہ اس عالم کائنات کی ہر چیز ایک رسی میں بندھی ہوئی ہے ادھر بغیر اذن الٰہی کے ادھر ادھر نہیں ہوسکتی۔ (باقی)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)